Academic Discipline for Quranic Higher Education

تخصص علوم و حکمت قرآن کے لیے مقررہ نصاب کے مطابق

# اصطلاحات قرآن




الاستاذ: ابوالفضل نور احمد سندھی

ناشر

جامع مسجد ربانی، ہائی وے کالونی، سیکٹر C-18، اسکیم-33، نزد جمالی پُل، M-9 موٹروے، کراچی

فون: 0313-2707097

www.hikmatequran.org hikmatequran@gmail.com Hikmat-e-Quran Institute

لَقِيَهٗ، يَلْقَاهُ، لِقَاءً کے معنی کسی کے سامنے آنے اور اسے پا لینے کے ہیں۔ ان دونوں معنی میں سے ہر ایک پر الگ الگ بھی بولا جاتا ہے۔ (مفردات راغب اصفہانی) تِلْقَاءُ کے معنی ہیں سامنے (تاج العروس) اِلْقَاءٌ کے معنی کسی چیز کو اس طرح ڈال دینا کہ وہ دوسرے کے سامنے آجائے۔ (مفردات راغب) جوہری کے نزدیک مطلق کسی چیز کو پھینک دینے کو بھی کہتے ہیں۔ (تاج العروس) لِقَاءٌ کا لفظ جنگ کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جب فوجوں کی ایک دوسرے کے ساتھ مڈ بھیڑ ہو جاتی ہے۔ (محیط المحیط) ابن فارس نے کہا ہے کہ اس کے بنیادی معنی تین ہیں: (۱) دو چیزوں کا ملنا، آمنے سامنے ہونا۔ (۲) کسی چیز کو ڈال دینا اور (۳) ٹیڑھا پن، جس سے اَلثَّقْوَةُ ہے لیکن لغات القرآن نے لکھا ہے اَلثُّقْوَة کا مادہ ل ق ی نہیں بلکہ ل ق و ہے۔

لِقَاءٌ کسی کے سامنے آنے اور دو چیزوں کے ملنے کے معنی میں قرآن حکیم میں اس طرح استعمال ہوا ہے:

وَ اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (البقرہ:۱۴)

"جب وہ مومنین کے سامنے آتے ہیں۔"

وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ (البقرہ:۲۲۳)

"اور جان رکھو کہ ایک دن تمہیں اس کے روبرو حاضر ہونا ہے۔"

قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ (البقرہ:۲۴۹)

"جو لوگ یقین رکھتے تھے کہ ان کو اللہ کے روبرو حاضر ہونا ہے وہ کہنے لگے۔" یہ لِقَاءٌ (مصدر) مُلَاقَاةٌ کے ہم معنی ہے۔ چنانچہ فرمایا:

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا (الفرقان:۲۱)

"اور جو لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے۔" سورۃ الحجر کی آیت ۱۹ میں یہ مادہ ڈال دینے کے معنی میں اس طرح استعمال ہوا ہے: وَ الْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَ اَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ "اور ہم نے زمین کی سطح پھیلا دی اور اسی میں پہاڑ ڈال دیے۔"

سورۃ الکہف میں ہے:

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾

(آیت:۱۱۰)

"پس جو کوئی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اعمال صالحہ (قوانین خداوندی) پر عمل پیرا رہے اور (ان قوانین میں) اپنے پالنہار کے ساتھ دوسری ہستی کو شریک نہ کرے۔" اس آیت میں لِقَآءَ رَبِّ سے مراد یہ ہے کہ لِقَآءَ رَبِّ اس دنیا میں بھی ہوتا ہے اور لِقَآءَ رَبِّ مرنے کے بعد بھی ہو گا۔ اس دنیا میں لِقَآءَ رَبِّ کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کے نظام ربوبیت کا محسوس شکل میں سامنے آجانا۔ فرد ہو یا معاشرہ جب نظام ربوبیت میں اللہ تعالیٰ کے قوانین کی پابندی کرتا ہے تو صلاحیت بخش نتائج سامنے آتے ہیں۔ افراد کے لیے رزق کی برکت اور سلامتی کا سامان ہوتا اور سماج کے لیے فلاحی معاشرہ کا قیام عمل میں آجاتا ہے لیکن یہ ان اعمال صالحہ کے نتیجہ میں حاصل ہوتا ہے جو نظام ربوبیت کی تکمیل کے لیے بروئے کار لائے جاتے ہیں۔ جن کو قرآن حکیم نے فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا کہا ہے۔ اور اس کے لیے یہ شرط بھی عائد کر دی ہے کہ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ان قوانین خداوندی پر عمل کے وقت افراد ذاتی مفاد کا شرک نہیں کریں گے اور معاشرے سرمائیداریت کے طاغوت و سامراج کی تابعداری کا شرک نہیں کریں گے۔

سورۃ انشقاق کی آیت ۶ میں اسی بات کی تصریف یوں بیان کی گئی ہے:

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۚ

"اے انسان تجھ کو اپنے رب کی طرف (پہنچنے کے لیے) خوب کوشش کرنی ہے۔ پھر تجھ کو اس سے ملنا ہے (اس سے ملنے کی تیاری کر)" لہٰذا لِقَآءَ رَبّ اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کے قوانین ربوبیت کو بے نقاب دیکھنا ہے اس کی محبوبیت کو پانا ہے اور اعمال کے نتائج کو بے نقاب دیکھنا ہے اور اسی طرح آخرت میں لِقَآءَ رَبّ اللہ تعالیٰ کی محبوبیت کا لقاء جس شکل میں بھی حاصل ہو گا وہ انسان کے لیے بہت بڑی سعادت مندی ہو گی۔

اللہ تعالیٰ کی کوئی تجسیم نہیں تو اس وجہ سے یہ لقاء جسمانی نہیں ہو گا۔ اس کی کیا صورتیں ہو نگی یہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (آل عمران:۷۷)

"اللہ تعالیٰ نہ ان سے ہم کلام ہو گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔" یہ لقاء بھی جسمانی طور پر نہیں بلکہ روحانی طور پر ہو گا۔

يُلَقّٰى کے معنی توفیق دیے جانے کے بھی ہیں۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہے: وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ (حٰمٓ السجدہ:۳۰) "اس کی توفیق انہیں ہی ملتی ہے جو استقامت پر قائم رہتے ہیں۔"

❖❖